تاثرات

پاکستان کے نامور طبیب حکیم نیر واسطی ۶ مئی ۱۹۸۲ء کی شب کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

اﷲ وانا الیہ راجعون ۔

مرحوم اگرچہ عمرِ طبعی کو پہنچ گئے اور بیاسی برس کے ہو گئے تھے، لیکن ان کے کارنامے اتنے زیادہ اور وناگوں تھے کہ ان کی ابھی ضرورت تھی۔ وہ بہ یک وقت طبیب، مصنف، ادیب، مترجم، شاعر اور محقق سب کچھ تھے، اور ہر میدان میں کامیاب

حکیم صاحب مرحوم کا نام سید احمد علی واسطی تھا اور نیر تخلص کرتے تھے، تخلص نام پر اتنا غالب آگیا کہ سی سے شہرت پائی اور اصل نام لوگوں کے ذہن سے اتر گیا —— ۱۹۰۰ء میں صوبہ یوپی بجنور کے ایک مقام نٹور میں پیدا ہوئے اور ۱۹۲۴ء میں مستقل طور پر لاہور آگئے۔ انھوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنا پر طب کے میدان میں بڑا نام پیدا کیا۔ اردو ادب اور شعر و شاعری میں بھی اہم مقام حاصل کیا۔ شعر و حکمت، خترِ وسلمیٰ اور میکدہ ان کے اشعار کے مجموعے ہیں، جن میں ایک خاص اسلوبِ شعری پایا جاتا ہے۔

طب العرب ان کی ایک مشہور کتاب ہے، جو ادارہ ثقافتِ اسلامیہ نے شائع کی ہے۔ یہ کتاب دراصل یک فاضل مستشرق ایڈورڈ جی براؤن کے چار لیکچروں پر مشتمل ہے جو انھوں نے لندن کے رائل کالج آف فزیشنز میں ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۱ء میں عربی طب کے موضوع پر دیے تھے۔ بعد میں یہ "عریبین میڈیسن" کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئے۔ حکیم نیر واسطی مرحوم نے اس کتاب کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا اور جا بجا حواشی و تشریحات سپردِ قلم کیں، جس سے کتاب کی افادیت بہت بڑھ گئی۔

حکیم صاحب اردو، عربی اور فارسی کے علاوہ انگریزی، فرانسیسی اور ترکی زبانیں بھی جانتے تھے۔ وہ کئی انجمنوں کے رکن تھے۔ بین الاقوامی طور پر علمی دنیا میں خاص شہرت رکھتے تھے۔ ترکی اور پاکستان دوستی کی انجمن بھی انھوں نے قائم کی اور ان دونوں ملکوں کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ترکی کے اہلِ علم اور اربابِ حکومت میں ان کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا —— ایران میں بھی ان کو قدر و منزلت حاصل تھی اور مشہد کی طب یونیورسٹی میں وہ سال میں ایک مرتبہ لیکچر دیتے تھے۔ انھوں نے مغربی یورپ اور مشرقِ اوسط کے کئی ملکوں کا دورہ کیا اور مختلف مقامات میں طب کے موضوع پر لیکچر دیے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔